مشہور مصادر سیرت کے اسالیب کا علمی جائزہ

A scholarly analysis of the stylistics of root-sources of Seerah

☆ ڈاکٹر محمد عالم خان

☆☆ ڈاکٹر ظفر حسین

Abstract:

Some famous books of Seerah and Maghazi have been discussed in the given article. The important thing in the distinguished status of these books is the non availability of their sources (Masadar). The reason for its being unauathoritative is that early writers of Seerah are mostly Tabaeen and Taba Tabeen. They did not refer to the original source (Masdar) because in those days the events of Seerah were verbally narrated and directly listened. Special gathering and sittings, regarding Seerah were arranged in Masajids. Only those writers of Seerah have mentioned the sources (Masadar), who had deep knowledge of Hadith; others have recorded different events of Seerah in their books, without any scrutiny and investigation. This caused the penetration of certain invalid events in this fields, which hasve been strongly objected by the non Muslim scholars in their books.

۱۔ کتاب المغازی ابان بن عثمان:

ابان بن عثمان (متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳م) ابتدائی سیرت نگار، عظیم فقیہہ اور علم سیر ومغازی کی تعلیم عام کرنے والے انسان تھے۔[1] ابان بن عثمان نے فن سیرت پر جو واقعات جمع کئے وہ کتابی شکل میں دستیاب نہیں لیکن وہ سیر ومغازی سے متعلق واقعات کا ایک مجموعہ تھا۔ اس مجموعۂ سیرت کا نام ''کتاب المغازی'' تھا۔[2]

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹیٹوٹ آف اسلامک اینڈ ائربک سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی۔

☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور۔

بیان کرتے ہوئے اسناد کا بالکل بھی لحاظ نہیں کرتے۔ کتاب المغازی میں واقعات سیرت بکثرت بغیر اسناد کے ذکر ہیں۔ شاید اسناد کے ذکر نہ کرنے کی بنیادی وجہ ان کا راویوں پر بہت زیادہ اعتماد ہو۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی کسی واقعہ میں راوی کا بھی اجمالی ذکر کر دیتے ہیں۔(۸)

۴۔ الاخبار الطّوال:

ابو حنیفہ احمد بن داؤد الدینوری (متوفی ۲۸۶ھ/ ۸۹۵م) ابتدائی سیرت نگار تھے۔ ابو حنیفہ دینوری نے فن تاریخ پر ''الاخبار الطّوال'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی ہے جس میں حضرت آدمؑ علیہ السلام کے دور سے لیکر سیرت طیبہ، سیرت خلفائے راشدین کے مختلف موضوعات پر گراں قدر معلومات کا ذکر ملتا ہے۔

الدینوری کا اسلوب تحریر:

الدینوری نے سیرت طیبہ کو نہایت مختصر مگر جامع انداز سے بیان کیا ہے۔ ابو حنیفہ نے واقعات سیرت کے بیان میں سند کا لحاظ نہیں کیا۔ دیگر واقعات کو بھی تاریخی حادثہ قرار دیکر اس پر بحث کرتے ہیں سن وار ترتیب کا بھی کوئی لحاظ نہیں کرتے۔(۹)

۵۔ تاریخ یعقوبی:

احمد بن ابی یعقوب متوفی (۲۸۴ھ/ ۸۹۷م) مشہور مؤرخ جغرافیہ دان تھے۔ مسلک کے اعتبار سے اہل تشیع تھے۔ یعقوبی کی کتاب ''تاریخ یعقوبی'' دراصل فن تاریخ پر لکھی گئی ہے لیکن اس کتاب میں تاریخ عالم اسلام ودیگر ممالک کے جغرافیائی حالات کے علاوہ سیرت طیبہ پر بھی بے حد مواد موجود ہے۔(۱۰)

یعقوبی کا اسلوب تحریر:

یعقوبی نے واقعات سیرت میں حضور ﷺ کی پیدائش تا بعثت تک اور ہجرت مدینہ، غزوات، حجۃ الوداع تا وفات رسول تک کے تمام ہی موضوعات اس کتاب یعنی تاریخ یعقوبی میں ذکر کیے ہیں۔ ان تمام واقعات سیرت میں ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ یعقوبی واقعات سیرت کے بیان میں اسناد کا ذکر نہیں کرتے جبکہ یعقوبی نے کتاب کی ابتداء میں ان مأخذ کی نشاندہی کی ہے جن سے انہوں نے استفادہ کیا ہے ان میں ابن اسحٰق اور واقدی سرفہرست ہیں۔(۱۱)

کرنے کے بعد راجح قول کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ بسا اوقات بطور استشہاد کے قرآنی آیات کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ (۱۶)

ابن اثیر کی کتاب الکامل فی التاریخ میں فن تاریخ پر بے حد قیمتی معلومات کا ذکر ملتا ہے۔ اس کتاب کی روایات کا فن تاریخ کی مشہور کتاب مثلاً مروج الذہب و معادن الجوہر کی روایات کے ساتھ تقابلی اور ناقدانہ جائزہ لیا جائے تو اچھی اور مستند معلومات اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔

۸۔ السیرۃ النبویۃ:

عبدالرحمٰن بن خلدون (متوفی ۸۰۸ھ/ ۱۴۰۶ء) عظیم مؤرخ تھے ان کی معروف کتاب ''العبر و دیوان المبتداء والخبر'' فن تاریخ پر عظیم معلوماتی شاہکار ہے۔ ان کی کتاب تاریخ ابن خلدون کے نام سے متداول اور مشہور ہے۔ (۱۷) سیرت طیبہ کے موضوع پر ابن خلدون نے مستقل کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ یہ تاریخ ابن خلدون کا ایک حصہ ہے جو کہ ''السیرۃ النبویۃ'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ (۱۸)

ابن خلدون کا اسلوب تحریر:

واقعات سیرت کے جو موضوعات اس کتاب میں تفصیل سے ملتے ہیں ان میں ولادت رسول ﷺ، بعثت، مکی دور کے حالات و واقعات، ہجرت مدینہ، غزوات وسرایا، حجۃ الوداع اور وصال نبی ﷺ شامل ہیں۔ ان تمام واقعات میں ابن خلدون کا اسلوب بیان یوں ملتا ہے کہ وہ واقعات سیرت کے بیان میں اسناد کا کوئی اہتمام نہیں کرتے بلکہ واقعات کو بہترین تسلسل اور مربوط انداز سے بیان کرتے ہیں۔ (۱۹)

کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصنف نے اگرچہ سیرت طیبہ کے موضوعات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن واقعات میں ربط ملتا ہے اگرچہ اسناد کا ذکر نہیں لیکن پھر بھی تاریخ ابن خلدون کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ ان کی کتاب سے متأخرین سیرت نگار واقعات سیرت کو اخذ کرتے ہیں۔

۹۔ بهجة المحافل و بغية الاماثل فی تلخيص المعجزات و السير و الشمائل:

ابوذکریا عمادالدین یحییٰ بن ابی بکر متوفی (۸۹۳ھ/ ۱۴۸۷ء) محدث اور فن ادب کے عظیم جاننے والے تھے۔ (۲۰) ابوذکریا کی کتاب "بهجة المحافل و بغية الاماثل فی تلخيص المعجزات و السير و الشمائل'' سیرت طیبہ پر لکھی گئی ایک منفرد علمی سرمایہ ہے۔

پہلوؤں پر تفصیلی مواد کا ذکر ملتا ہے۔

عاصمی کا اسلوب تحریر:

مصنف نے اس کتاب کو ایک منفرد انداز سے تحریر کیا ہے یعنی اس کتاب کو مقدمہ کے چار مقاصد اور خاتمہ پر ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کا مقصد ثانی تمام کا تمام واقعات سیرت پر مشتمل ہے۔ عاصمی نے جن واقعات سیرت کو اس مقصد ثانی کے تحت ذکر کیا ہے وہ اس طرح ہیں۔ ولادت رسول ﷺ سے بعثت تک کے واقعات، خاندان نبوت کے جملہ افراد، ازواج مطہرات، غزوات وسرایا وغیرہ۔ ان تمام تفصیلی واقعات اور موضوعات میں مصنف نے کہیں بھی اسناد کا ذکر نہیں کیا بلکہ واقعات سیرت کو عدم اسناد کے تناظر میں ہی ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ [۲۶]

اس کتاب میں تاریخ عالم اسلام پر کثیر مواد موجود ہے جس سے مصنف کے ذوق کا پتہ چلتا ہے کہ وہ تاریخ عالم کے مطالعہ پر کس حد تک مہارت رکھتے تھے۔

خلاصہ:

دراصل سیرت نبوی ﷺ پر مختلف ادوار میں مختلف الانواع کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں کچھ کتابیں اسنادی تناظر میں لکھی گئی اور کچھ اس کے برعکس۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے جو حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ جو سیرت نگار محدثین ہیں وہ حدیث کی طرح سیرت پر کلام کرتے ہیں اور جو محدثین نہیں ہیں وہ فقط واقعات کے نقل پر اکتفاء کرتے ہیں۔

نتائج:

۱۔ اس آرٹیکل میں مذکور تصانیف مصادر سیرت میں اہم شمار کی جاتی ہیں۔

۲۔ فن سیرت نہایت مقدس فن ہے کیونکہ ہر دور میں اس فن پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔

۳۔ سیرت کی ابتدائی کتابوں میں سند کا ذکر نہیں ملتا۔ جس کی بنیادی وجہ زبانی یاداشت یا پھر دورس سیرت کے حلقے ہیں۔ جن میں زبانی یاداشت پر سیرت کے دروس کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

۴۔ البتہ ایسے سیرت نگار جو اپنے زمانے کے محدثین بھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں واقعات سیرت کے بیان میں سند کا ذکر ملتا ہے۔

۵۔ عام سیرت نگار یا اخباری سیرت نگاروں نے واقعات سیرت کے ذکر میں سند کے ذکر کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا۔

۱۶۔ ایضاً،ص ۵۲۱، ۵۴۱، ۵۶۸، ۵۶۹، ۶۳۵۔

۱۷۔ الاعلام، ج ۴، ص ۳۳۰۔ شذرات الذہب، ج ۷، ص ۷۶، ۷۷۔ ابن خلدون، ولی الدین ابو زید عبدالرحمٰن، السیر ۃ النبویۃ، تحقیق احمد الزرۃ، مکتبۃ المعارف ریاض، طبع اوّل ۱۹۹۸۔

۱۸۔ السیر ۃ النبویۃ لابن خلدون مکتبۃ المعارف الریاض سعودیہ سے شائع ہوچکی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے عبدالرحمٰن ابن خلدون، السیر ۃ النبویۃ، تحقیق احمد الزرۃ، مکتبۃ المعارف ریاض، طبع اوّل ۱۹۹۸، ص ۱۵-۱۲۱۔

۱۹۔ ابن خلدون، السیر ۃ النبویۃ، ص ۱۵-۲۱۔

۲۰۔ بہجۃ المحافل وبغیۃ الاماثل فی تلخیص السیر والمعجزات والشمائل، ج ۱، ص ۵۔

۲۱۔ ایضاً۔ ج ۱، ص ۱۴۔ ۱۵، ۱۹، ۲۲۔ ۴۳

۲۲۔ ایضاً۔ ج ۲، ص ۵۹-۸۷۔

۲۳۔ سی بروکلمان، الحلبی، اُردو دائرہ معارف الاسلامیہ۔

۲۴۔ برہان الدین الحلبی الشافعی، السیر ۃ الحلبیۃ، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، سن اشاعت نامعلوم، ج ۱ ص ۲، وج ۲، ص ۲۹۳، ۲۹۴۔

۲۵۔ عبدالملک بن حسین الشافعی العاصمی، سمط النجوم العوالی فی انباء الاوئل و التوالی، تحقیق الشیخ عادل احمد عبدالموجود، شیخ علی بن محمد معوض، دار الکتب بیروت، طبع اوّل ۱۹۹۸، ج ۱، مقدمہ، ص ۴۰۔

۲۶۔ سمط النجوم، ج ۱، ص ۵۵-۶۹، ۳۲۷، ومقدمہ ص ۴۳۔

کتابیات

۱۔ ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۹۳ء۔

۲۔ الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک، دار المعارف مصر ۱۹۷۷ء۔

۳۔ ابن سعد، محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ، الطبقات الکبریٰ، تحقیق احسان عباس، دار صادر بیروت ۱۹۶۸ء۔

۴۔ محمد حمید اللہ الدینوری، دانش گاہ پنجاب، اُردو دائرہ معارف الاسلامیہ۔

۵۔ نقوش رسول نمبر، ادارہ فروغ اُردو لاہور۔

۶۔ شمس الدین محمد بن احمد متوفی ۷۴۸ھ، سیر اعلام النبلاء، موسستہ الرسالۃ بیروت ۱۹۸۲ء۔